

ج: آپ کا خیال بالکل درست ہے۔ ہمارے ہاں بہت سی ایسی رسوم رواج پائی ہیں جو اسلام کی واضح تعلیمات کے منافی ہیں۔ ان میں سے ایک لڑکیوں پر دباؤ ڈال کر انھیں وراثت سے محروم کرنا ہے۔ یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدود کو پامال کرنا ہے اور اس بنا پر تعلقات کا منقطع کرنا قرآن کریم کی اصطلاح میں قطع رحمی ہے، جو ہر مخاطب سے اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

اگر ایک لڑکی بغیر کسی دباؤ کے وراثت میں اپنا حصہ نہ لے یا لینے کے بعد کسی اور کو دے دے تو اس میں کوئی قباحت نہیں لیکن اس کو رواج بنانا اسلامی روح کے منافی ہو گا۔ اسلام چاہتا ہے کہ وراثت کے ذریعے مال کا ارتکاز ایک ہاتھ میں نہ ہو اور منفعت میں نسبی رشتہ دار شریک ہوں۔

جیزرا کا کوئی تعلق وراثت سے نہیں ہے۔ کیونکہ جو چیز ایک شخص اپنی زندگی میں دیتا ہے وہ گویا ایک ہدیہ ہے اور اصول تعلیم کی بنا پر جو جسے چاہے اور جتنا چاہے دے سکتا ہے۔ وراثت صرف اس ترکہ میں ہے جو کسی کے انتقال کے بعد پایا جائے۔ کسی لڑکی کو جیزرا دینے سے اس کا حق وراثت ختم نہیں ہو جاتا اور نہ ہی اس میں کمی آ جاتی ہے۔

یہ تصور کہ والد لازمی طور پر بیٹی کو اپنے مرنے کے بعد کچھ دے، چاہے وہ اس بنا پر بیٹی کو شرعی حق سے محروم کر دے، ایک غیر مختلطی بات ہے۔ اگر ایک شخص کی مالی حالت زیادہ مستحکم نہیں ہے تو وہ اپنی بساط کے مطابق ہی اپنی بیٹی کو جیزرا دے اور جس حد تک ممکن ہو بیٹی کے لیے بھی کرے۔ اس کے بیٹی کو بھی یہ بات سمجھنی چاہیے کہ رزق میں وسعت و برکت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور جتنا ایک شخص اللہ کے دین کی پیروی کرتے ہوئے اسے خوش کرنے کے لیے اپنے رشتہ داروں، اولاد وغیرہ پر خرچ کرتا ہے اللہ اتنا ہی بلکہ اس سے زیادہ اسے غیب سے فراہم کر دیتا ہے (۱-۱)۔

### زکوٰۃ کا بے جا استعمال

س: حکومت آزاد کشمیر نے ڈسٹرکٹ بار ایسوی ایشن کوٹی کو ڈھانی لاکھ روپے فراہم کیے ہیں جن کے ساتھ سرکلر میں وضاحت دوچ ہے کہ یہ رقم زکوٰۃ فندز سے فراہم کی جا رہی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا وکلا حضرات (جو کہ خود زکوٰۃ ادا کرنے کے اہل ہیں) بہ نیشنیت ادارہ زکوٰۃ فندز کی اس رقم سے مستفید ہو سکتے ہیں؟ مثلاً بار روم کی تعمیر، لاہوری کے لیے کتب، پبلک نائلٹ کی تعمیر وغیرہ۔ اگر نہیں تو بار اکاؤنٹ میں پہنچ جانے والی زکوٰۃ فندز کی رقم کو کس مصرف میں لاایا جا سکتا ہے؟

علاوہ ازیں کیا زکوٰۃ فندز کی رقم سے وزرا حضرات کا بیرون ملک علاج، دورے وغیرہ نیز مالی طور پر مستحکم، بازار لوگوں کی تالیف قلب کے لیے استعمال، قرآن و حدیث کی روشنی میں جائز ہے؟

ج: زکوٰۃ کی رقم کے حوالے سے قرآن کریم نے سورہ توبہ میں وضاحت کر دی ہے کہ ”یہ صدقات تو